نمازوں میں تو پڑھنا بیٹھ کر حکمِ سلام آیا ☆ کہاں سے یہ خلافِ اصل میلادی قیام آیا؟

رضا خانیت کا

بُنیادی مسئلہ

''قیامِ میلاد''

از افادات

ترجمان حق حضرت مولانا مفتی عبدالقدوس صاحب رومی رحمۃ اللہ علیہ

مفتی شہر آگرہ

ناشر: مجلس ترجمان حق (الہند)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

جہاں تک آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ذکر پاک اور میلاد مبارک کا تعلق ہے اسمیں کسی صحیح العقیدہ اہل سنت والجماعت (سنی مسلمان) کو اختلاف کی گنجائش نہیں ہے کہ آپ کا ذکر ولادت شریف ہو یا آپ سے متعلق کوئی تذکرہ ہو یہاں تک کہ آپ کے غلاموں، آپ کے جانوروں بلکہ آپ کے نعل مبارک کا بیان بھی باعثِ برکت اور موجب ثواب ہے۔

علماء حق کی تحریریں اس سلسلہ میں روز روشن سے زیادہ واضح ہیں یہاں تک کہ اس سلسلہ میں ہم چیلنج کرتے ہیں کہ کوئی صاحب علمائے دیوبند میں سے کسی عالم کی کوئی تحریر ایسی نہیں دکھا سکتے جسمیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے نفس ذکر ولادت شریفہ کو منع کیا گیا ہو۔ علمائے دیوبند بالاتفاق نفس بیان ولادت شریفہ کو ہمیشہ مندوب و مستحب اور باعث برکت وثواب لکھتے آئے ہیں، علمائے دیوبند نفس میلاد کو نہیں روکتے بلکہ اسکی بیجا اور ایجاد بندہ پابندیوں کو

منع کرتے، اس کی ایسی ہی مثال ہے کہ کوئی شخص ناجائز وقتوں میں نماز پڑھنا چاہے یا عید و بقرعید کے دن روزہ رکھنا چاہے یا کسی نماز میں ایک رکوع یا سجدہ یا رکعت کا اضافہ کرنا چاہے تو ظاہر ہے کہ اس کو منع کیا جائے گا تو جس طرح اس منع کرنے والے کیلئے یہ کہنا صحیح نہ ہوگا کہ یہ شخص نماز و روزہ کو منع کرتا ہے، بالکل یہی صورت یہاں بھی ہے کہ میلاد منع نہیں ہے بلکہ اس کو غلط طور پر کرنا منع ہے۔ ان پابندیوں کے بغیر جب جس کا جی چاہے شوق سے میلاد شریف کر سکتا ہے، خود حضرت تھانوی علیہ الرحمۃ نے ایک مفصل کتاب "نشر الطیب" اور ایک مختصر رسالہ "طریقہ مولد شریف"، ایسے لوگوں کیلئے تصنیف فرما دیا ہے جو گاہ گاہ آپ کا ذکر ولادت شریف پڑھنا یا سُننا چاہتے ہوں، اسلئے نفس میلاد میں تو کوئی اختلاف نہیں ہے، ہاں میلاد شریف کے سلسلہ میں بعض دوسری غلط چیزوں کے ساتھ ساتھ قیام کا مسئلہ یقیناً اختلافی ہے اور یہی مسئلہ دین رضاخانی کا خاص مسئلہ ہے جس کو ان لوگوں نے سنت و مستحب تو در کنار

فرض تک قرار دیدیا ہے، ملاحظہ ہو ان کا مشہور فتویٰ غایۃ المرام جس میں لکھا ہے کہ حضور علیہ السلام ہر محفلِ میلاد میں تشریف لاتے ہیں تعظیم کیواسطے کھڑا ہونا فرض ہے، قیام نہ کرنیوالا کافر ہے۔ (غایۃ المرام صفحہ ۵۵ وصفحہ ۵۱ وصفحہ ۶۷ وصفحہ ۱۷)۔ ــــــــــ حالانکہ اسکی حقیقت یہ ہے کہ میلاد کے قیام کا ذکر وحکم نہ تو قرآن میں ہے نہ حدیث میں، نہ اس پر صحابۂ کرام نے عمل کیا نہ تابعین عظام وائمۂ مسلمین نے، اسلیئے یہ بالکل بے اصل چیز ہے۔ اس موقعہ پر بعض لوگ کہدیتے ہیں کہ آخر اس میں کیا حرج ہے کہ حضور کیلیئے اگر ایسا کرلیا جائے ہم اسکے جواب میں ان سے پوچھتے ہیں کہ اگر عید کے روز روزہ کیا جائے تو کیا حرج ہے یا مغرب کے فرض میں اگر ایک رکعت کو بڑھا کر چار رکعتیں پڑھلی جائیں تو کیا حرج ہے یا مثلاً کلماتِ اذان میں آخری کلمہ صرف لاالٰہ الا اللہ ہے اگر کوئی شخص اسکے ساتھ محمد رسول اللہ کا اضافہ کردے اور اس کے جواز میں یہ کہے کہ آخر اس میں حرج ہی کیا ہے تو آخر آپ کس دلیل سے اسکو

جواب دیں گے۔ یہی نہ کہ ثابت نہیں ہے، لیکن یہی دلیل ہماری بھی ہے کہ قیام میں تعظیم واحترام سب تسلیم مگر ثابت نہیں ہے اس لیئے نہ کیا جائے۔ ہم تو اس کے قائل ہیں۔ ؎ بمصطفٰے برساں خویش راکہ دیں ہمہ اوست

اگر باو نرسی دین تمام بولہبی است

یا ؎ کوئی ولولہ ہو نہ حوصلہ یہی مسئلہ یہی فیصلہ

جو وہ حکم دے تو حلال ہے جو وہ روکدے تو حرام ہے

انعام اعلان اور چیلنج

چنانچہ اس سلسلہ میں ہم نہایت صاف طور پر یہ چیلنج کرتے ہیں کہ اگر کوئی صاحب ہمارے مندرجہ ذیل سوالوں کے جوابات ہماری شرطوں کے مطابق دیدیں تو ہم انشاءاللہ تعالیٰ اپنی حیثیت کے مطابق ان کا منھ مانگا انعام ان کو دینے کیلیئے تیار ہیں، وہ سوالات یہ ہیں:-

(۱) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کبھی اپنا میلاد شریف آجکل کے

مروجہ طریقہ پر کیا یا نہیں ؟

(۲) اگر کیا تو قیام وسلام کے ساتھ یا بغیر قیام وسلام کے ؟

(۳) آپ کے زمانہ میں یا آپ کے بعد "خلفائے راشدین" نے آپ کے "اہل بیت" نے یا کسی صحابی نے کبھی میلاد شریف کا کوئی جلسہ کیا یا جلوس نکالا یا نہیں، اگر کیا تو کس ماہ و تاریخ میں کیا اور اسمیں قیام وسلام کبھی ہوا یا نہیں ؟ بتائیے اور انعام لیجیے۔

(۴) صحابہ کرام کے بعد علمائے اہل سنت بلکہ ان کے امام حضرت ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ نے یا ان کے شاگرد امام ابو یوسف رح وامام محمد رح وغیرہ نے مروجہ میلاد شریف کبھی خود کیا یا نہیں اگر کیا تو قیام وسلام کیا یا نہیں ؟ ان حضرات سے کبھی قیام وسلام کا ثبوت دیجیے اور انعام لیجیے۔

مندرجہ بالا سوالات کے جوابات میں اگر کوئی صاحب کوئی مستند ثبوت پیش کر دیں تو ان کو منھ مانگا انعام انشاء اللہ تعالیٰ دیا جائے گا

اور اگر وہ ثبوت نہ پیش کر سکے اور ہم چیلنج کرتے ہیں کہ انشاء اللہ تعالیٰ وہ قیامت تک قیام وسلام کا ثبوت نہ دے سکیں گے، تو پھر ہم ان سے درخواست کریں گے کہ براہ مہربانی وہ اپنے بارے میں صاف صاف یہ اعلان کر دیں کہ :-

"ہم لوگ دراصل اہل سنت والجماعت سے نہیں ہیں نہ ہمارا عمل "فقہ حنفی" پر ہے ہم لوگ "دینِ محمدی" سے الگ "دینِ رضا خانی" کے پیرو ہیں"۔

اور ہم قرآن وحدیث کی بجائے، اعلیٰ حضرت بریلوی کی کتابوں کو مانتے ہیں اور ان پر عمل کرنا ہر فرض سے اہم فرض تصور کرتے ہیں"۔

ان کے اس اعلان کے بعد ہم کو ان سے کوئی سروکار نہیں رہے گا اور عام مسلمان بھی ان کے اس "بہروپ" سے واقف ہو کر صحیح راستہ پر چل سکیں گے۔ چنانچہ ہمارے اس چیلنج کا مقصد

ہی یہ ہے کہ ہم عام مسلمانوں کے سامنے ان "بناسپتی اہل سنتوں"
کی نقاب کشائی کر دیں اور مسلمان دیکھ لیں کہ اس چیلنج کی جواب
دہی سے عاجز رہنے والے نام نہاد غلامانِ اولیاء حضراتِ
جماعتِ اہلِ سنت اور طریق قرآن و حدیث سے کتنے دور ہیں
اور حلق پھاڑ پھاڑ کر "نعرۂ رسالت" اور نعرۂ غوثیت"
صرف اس لئے لگایا جاتا ہے کہ کسی کو ان کی "رسول دشمنی" اور
"مخالفِ سنت" کا شبہ نہ ہونے پائے۔

حبِ رسول اصل میں تعمیلِ دین ہے
گر یہ نہیں تو دعوئ الفت فضول ہے